Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۱ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۳۱ مئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو تا حال کچھ حرارت ہو جاتی ہے۔ نیز اعصابی تکلیف کے بھی کچھ اثرات ابھی باقی ہیں۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

برطانیہ نے چین کے ساتھ تجارتی پابندیاں نرم کر دیں

برطانیہ کے اس فیصلے پر امریکہ کی طرف سے مایوسی کا اظہار

لندن ۳۱ مئی۔ برطانیہ نے چین کے ساتھ تجارتی پابندیاں نرم کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس امر کا اعلان برطانوی وزیر خارجہ مسٹر سلون لائڈ نے کل دار العوام میں کیا۔ واشنگٹن میں امریکی حکومت کے ترجمان نے برطانیہ کے اس فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس اقدام سے امریکہ کو سخت مایوسی ہوئی ہے۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ امریکہ چین کے ساتھ تجارت پر پابندیاں جاری رکھے گا۔ ماسکو ریڈیو نے کل حکومت برطانیہ کے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اعلان کیا کہ امریکہ نے دوسرے ملکوں سے اپنا فیصلہ منوانے کا جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ یہ اس پر کاری ضرب ہے۔

امتحانِ میٹرک میں نصرت گرلز ہائی سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے شاندار نتائج

نصرت گرلز سکول کا نتیجہ ۹۴٫۳ اور تعلیم الاسلام کا نتیجہ ۷۶٫۵ فیصدی رہا

نتائج کی یہ دونوں شرحیں سیکنڈری بورڈ کے سکولوں کی مجموعی اوسط سے بہت زیادہ ہیں

امسال امتحان میٹرک میں نصرت گرلز ہائی سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے نتائج بہت حوصلہ افزا رہے۔ دونوں کے نتائج کی شرح سیکنڈری بورڈ کے سکولوں کی مجموعی شرح سے بفضلہ تعالیٰ بہت زیادہ ہے۔ نصرت گرلز ہائی سکول کی امسال ۳۵ طالبات امتحان میں شریک ہوئی تھیں، جن میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳۳ کامیاب رہیں۔ ان میں سے دس طالبات نے فسٹ ڈویژن، تیرہ نے سیکنڈ ڈویژن اور دس نے تھرڈ ڈویژن حاصل کیا۔ نتیجہ کی شرح ۹۴٫۳ فیصد رہی۔ جبکہ بورڈ کے سکولوں کی مجموعی شرح ۵۶٫۱ فیصدی ہے۔ پھر یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ دو طالبات زاہدہ پروین اور حلیمہ کشور نے چھ سو سے زائد نمبر حاصل کئے۔ سکول میں زاہدہ پروین بنت مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل اعلیٰ ۶۸۸ نمبر حاصل کر کے اول رہیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے امسال ۱۷۵ طلباء نے میٹرک کا امتحان دیا تھا۔ ان میں سے ایک طالب علم کے نتیجہ کا اعلان بعد میں ہوگا۔ باقی ۱۷۴ میں سے ۱۳۳ طلبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوئے۔ کامیاب ہونے والے طلباء میں سے ۳۵ طلباء نے فسٹ ڈویژن ۷۵ نے سیکنڈ ڈویژن اور ۲۴ نے تھرڈ ڈویژن حاصل کیا۔ اس طرح نتیجے کی اوسط ۷۶٫۵ فیصد رہی جو سیکنڈری بورڈ کے سکولوں کی مجموعی اوسط ۵۶٫۱ سے ۲۰٫۴ فیصد زیادہ ہے۔ بعض تجربہ کار پرانے اساتذہ کے ریٹائر ہو جانے اور نئے ممبران اسٹاف مہیا کرنے کی مشکلات کے باوجود سکول کا نتیجہ پچھلے سال کی نسبت بھی ۱۶ فیصد زیادہ، نیز سکول کے سات طلبہ نے چھ صد سے اوپر نمبر حاصل کئے ہیں۔ اور اللہ بخش رول نمبر (۲۸۷۹۲) ۶۶۰ نمبر حاصل کر کے سکول میں اول آئے ہیں۔

دونوں سکولوں کے اساتذہ کرام جنہوں نے خلوص اور محنت سے کام کیا شکریہ اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ان کی کوششوں میں مزید برکت ڈالے۔ اور انہیں آئندہ سال اس سے بھی زیادہ شاندار نتائج دکھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (تفصیلی نتائج صفحہ ۸ پر)

میٹرک کے امتحان میں ۶۰٫۴ فیصد امیدوار کامیاب ہوئے

مجموعی طور پر گجرات کے اظہر محمود اور طالبات میں شاہدہ تسنیم اول رہیں

لاہور ۳۰ مئی۔ پنجاب ثانوی تعلیم بورڈ نے آج میٹرک کے امتحان منعقدہ مارچ ۱۹۵۷ء کے نتیجہ کا اعلان کر دیا۔ اس امتحان میں پرائیویٹ اور سکولوں کے کل انسٹھ ہزار نو سو سترہ طلبہ شریک ہوئے جن میں سے سنتالیس ہزار چھ سو ستانوے طلبہ کامیاب ہوئے اس طرح کامیابی کا تناسب ۶۰٫۴۳ رہا۔ ضلع گجرات کے اظہر محمود قریشی رول نمبر ۲۰۵۲ کل ساڑھے آٹھ سو نمبروں میں سے ۷۵۱ نمبر لیکر تمام طلبہ و طالبات میں اول رہے ہیں۔ اور کینیرڈ ہائی سکول لاہور کی متعلمہ مس شاہدہ تسلیم رول نمبر ۲۰۶۸۱، ۷۳۹ نمبر حاصل کر کے تمام طالبات میں اول رہی ہیں۔

بورڈ کے اعلان کے مطابق امسال لڑکے امتحان میں پرائیویٹ طور پر کل ۱۸۸۸۱ طلبہ شریک ہوئے۔ جن میں سے صرف ۷۵۳۱ پاس ہوئے۔ اس طرح پرائیویٹ طلبہ کی کامیابی کا تناسب ۴۰٫۲۸ فیصد رہا۔ سکولوں کے کل ۴۷۹۹۹ طلبہ امتحان میں شریک ہوئے جن میں سے ۲۶۸۳۴ پاس ہوئے۔ اس طرح سکولوں کے طلبہ کی کامیابی کا تناسب ۵۶٫۱ فیصد رہا۔

مصر اور برطانیہ کی بات چیت میں تعطل

قاہرہ ۳۰ مئی۔ مصری روزنامہ الاہرام کی اطلاع کے مطابق لندن میں برطانیہ اور مصر کی خفیہ مالیاتی بات چیت معطل ہو گئی ہے۔ وجہ اس تعطل کی یہ ہے کہ سویز کی جنگ کے سلسلہ میں تاوان کی ادائیگی پر اختلاف ہو گیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم جون ۱۹۵۶ء

تعلیمات مسیح موعود علیہ السلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" وہ عظیم الشان تصنیف ہے۔ جس کی کامیابی کی نظیر آج کی مذہبی دنیا میں نہیں مل سکتی۔ اور ہم بالوثوق کہہ سکتے ہیں۔ کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کو اس زمانہ میں حقیقی اسلامی نظریہ سے واقف کرانے میں جس قدر کام اس کتابچہ نے کیا ہے۔ کسی دوسری تصنیف نے نہیں کیا۔ خود احمدیہ لٹریچر میں بھی اس کتابچہ کو عدیم المثال مقام حاصل ہے ؛

اس کتابچہ کی خوبیوں کی وجہ سے نہ صرف اردو میں اس کی بیسیوں ایڈیشن شائع ہوئی ہیں۔ بلکہ دنیا کی اکثر زبانوں میں اس کے ترجمے کئے گئے ہیں اور حقیقت یہ ہے۔ کہ جس شخص نے بھی اس کتابچہ کو غور سے پڑھا ہے۔ وہ اسلامی تعلیمات کی فوقیت کا قائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکا۔ جہاں اس نے غیر مسلموں کو متاثر کیا ہے۔ وہاں مسلمان اہل علم حضرات کو بھی بڑی حد تک متاثر کیا ہے۔ اس کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جس مذاہب کی کانفرنس میں یہ لیکچر پڑھا گیا تھا۔ لیکچر کو سننے کے لئے کانفرنس کے وقت میں ایک دن کا اضافہ کر دیا گیا تھا۔ اور بعض لیکچراروں نے اپنا وقت بھی اس کی سماعت کے لئے دے دیا تھا ؛

اس لیکچر کو سننے کے لئے لوگ اس قدر مشتاق تھے کہ پہروں کھڑے ہو کر سنتے رہے۔ اور ذرا تھکاوٹ محسوس نہیں کی۔ یہ تمام باتیں خیالی نہیں ہیں بلکہ اس رپورٹ میں بیان کی گئی ہیں جو کانفرنس کی طرف سے شائع ہوئی تھی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ لیکچر بیماری کی حالت میں لکھا۔ لیکن آپ نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر پہلے ہی یہ اعلان کر دیا تھا۔ کہ یہ لیکچر "بالا رہے گا۔" اور اس پیشگوئی کو پھیلانے کے لئے اشتہار تقسیم کرنے کا حکم دیا تھا۔ جس کی اشاعت خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے تذبذب کی وجہ سے پوری طرح نہ ہوئی۔ اس کے متعلق ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی کتاب "اختلافات سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات" میں سے ایک اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔ فھوھذا

"۱۸۹۶ء میں جب لاہور میں جلسہ اعظم کی بنیاد پڑی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کو بھی اس میں مضمون لکھنے کے لئے کہا گیا۔ تو خواجہ صاحب ہی پیغام لے کر آئے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو ان دنوں اسہال کی تکلیف تھی۔ باوجود اس تکلیف کے آپ نے مضمون لکھنا شروع کیا۔ اور اللہ تعالےٰ کی توفیق سے ختم کیا۔ مضمون جب خواجہ صاحب کو حضرت مسیح موعودؑ نے سنا دیا۔ تو انہوں نے اس پر بہت کچھ نا امیدی کا اظہار کیا۔ اور خیال ظاہر کیا کہ یہ مضمون قدر کی نگاہوں سے نہ دیکھا جاوے گا[۱] اور خواہ مخواہ ہنسی کا موجب ہوگا۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ کو خدا تعالےٰ نے بتایا کہ مضمون بالا رہا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے قبل از وقت اس الہام کے متعلق اشتہار لکھ کر لاہور میں شائع کرنا مناسب سمجھا۔ اور اشتہار لکھ کر خواجہ صاحب کو دیا کہ اسے تمام لاہور میں شائع اور چسپاں کیا جائے۔ اور خواجہ صاحب کو بہت تسلی اور تشفی بھی دلائی مگر خواجہ صاحب چونکہ فیصلہ کئے بیٹھے تھے۔ کہ مضمون نعوذ باللہ لغو اور بے ہودہ ہے۔ انہوں نے نہ خود اشتہار شائع کیا نہ اور لوگوں کو شائع کرنے دیا آخر حضرت مسیح موعودؑ کا حکم بتا کر جب بعض لوگوں نے خاص زور دیا تو رات کے وقت لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہو کر چند اشتہار دیواروں پر اونچے کر کے لگا دیئے گئے۔ تا کہ لوگ ان کو پڑھ نہ سکیں اور حضرت مسیح موعودؑ کو بھی کہا جا سکے کہ ان کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے کیونکہ خواجہ صاحب کے خیال میں وہ مضمون جس کی نسبت خدا تعالےٰ نے فرمایا تھا کہ بالا رہا اس قابل نہ تھا کہ اسے ایسے بڑے بڑے محققین کی مجلس میں پیش کیا جاوے۔"

(اختلافات سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات صفحہ ۵-۶-۷)

اس اقتباس سے واضح ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب نے جو بعد میں طریقہ اختیار کیا۔ کہ لیکچروں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کا نام نہ لیا جاوے اس کی بنیادی وجہ کیا تھی۔ دراصل آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریک احیائے دین کی کنہ اور گہرائی کو سمجھے ہی نہیں تھے۔ البتہ وہ احمدیت کے ذریعہ اپنی ناموری کے ضرور خواہشمند تھے۔ جب ان کو اپنے خیال کے مطابق تقریروں کا وسیع میدان مل گیا۔ تو اپنے عقائد میں جن کا اثر ان پر گہرا نہیں تھا تبدیلی کر لینا ان کے لئے کوئی مشکل نہیں تھا۔ "اسلامی اصول کی فلاسفی" جیسے سنگ میل لیکچر کی حقیقت کو نہ پانا اس امر کی بین دلیل ہے۔ کہ آپ پر احمدی تعلیمات کا اثر گہرا نہیں ہوا تھا۔ البتہ آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایک ایسا علم کلام مل گیا تھا۔ جس کو وہ اپنی طلاقت لسانی آداء کے ذریعہ استعمال کر سکتے تھے۔

ہم ان کے انفرادی کام کے ایک حد تک مداح ہیں۔ ان کی قوت بیانیہ واقعی قابل داد تھی۔ لیکن اگرچہ احمدیت نے انہیں عیسائی ہونے سے بچا لیا تھا۔ مگر احمدیت کی حقیقت سے وہ پوری طرح متاثر نہیں ہوئے تھے۔ کہ وہ ان کی طبیعت میں اس طرح رچ جاتی۔ جس طرح بعض دوسرے مخلص احمدی بزرگوں کی طبیعت میں رچ گئی تھی۔ ایسی طبعی افتاد کی موجودگی میں عقائد میں تبدیلی غیر متوقع نہیں تھی۔ اس لئے جو کچھ انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے کیا وہ نیچرل تھا ؛

۱؎ مولوی محمد علی صاحب مرحوم اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے رسالہ حقیقت اختلافات حصہ اول کے صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں۔

"حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے خواجہ صاحب کے متعلق فرمایا۔ مہوتسو کے جلسہ اعظم مذاہب کے واسطے جب ہم نے مضمون لکھا۔ تو طبیعت بہت علیل تھی۔ اور وقت نہایت تنگ تھا۔ اور ہم نے مضمون جلدی کے ساتھ اس تکلیف کی حالت میں لیٹے ہوئے لکھا۔ اس کو سنکر احباب میں سے ایک نے کچھ ناپسندیدگی کا منہ بنایا اور پسند نہ کیا کہ مذاہب کے اتنے بڑے عظیم الشان جلسہ میں وہ مضمون پڑھا جائے۔"

(ناشر)

نام شائع کئے جائینگے

تحریک جدید کے ان عہدہ داروں کے نام شائع کئے جائیں گے۔ جن کے وعدے بحیثیت مجموعی دفتر اول و دوم کے ستر سے سو فیصدی تک ۱۰ / جون کی شام تک مرکز میں داخل ہو جائیں گے۔ خدام الاحمدیہ اور سیکرٹری تحریک جدید کو چاہیئے کہ اپنے ساتھ تعاون اور مدد کرنے والے احباب کی فہرست بھی وکیل المال تحریک جدید کو ارسال فرما دیں۔ تا دفتر حضور میں ایسے نام دعا کے لئے پیش کر سکے ؛

وکیل المال تحریک جدید

اہل ربوہ کی طرف سے اہل پیغام کے خطاب کا جواب

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

(۴)

حضرت امام جماعت احمدیہ کی پاکبازی پر اکابرین غیر مبایعین کی ۱۹۱۴ء کی شہادتیں!

آخر میں ہم دونوں جماعتوں کے باہمی اختلاف کے بعد کی اس واضح شہادت کو درج کرتے ہیں۔ جو ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے آخر مارچ ۱۹۱۴ء میں اپنے مقالہ افتتاحیہ میں شائع کی تھی۔ وہ لکھتے ہیں:

(الف) "اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب خدا کے مامور اور برگزیدہ کے فرزند صاحب علم۔ صاحب عفت صالح اور نیک اطوار اور أئمۃ الہدیٰ ہونے کے ہر طرح قابل ہیں۔ اور یہ سب فرزند بلاشبہ روحانی اور جسمانی دونوں معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعودؑ کی آل ہیں۔ اور ان اللہ معک ومع اہلک کے الہام کے پورے مصداق ہیں۔"

(ب) "پیارے ناظرین! ہم آپ کو یقین کلی دلاتے ہیں کہ ہم حضرت صاحبزادہ صاحب (سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود) کو اپنا ایک بزرگ اور امیر اور ملجا و ماویٰ سمجھتے ہیں۔ اور ان کی پاکیزگی روح اور بلندیٔ فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کو مانتے ہیں اور دل سے ان سے محبت کرتے ہیں واللہ علی ما نقول شہید۔ صرف اعتقاد میں فرق ہونے کی وجہ سے ہم ان سے بیعت نہیں کر سکتے۔"

(پیغام صلح ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

اب میں درد بھرے دل سے غیر مبایعین سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ قیامت کی باز پرس کا خیال کر کے اس انتہائی ظالمانہ انداز مخالفت سے اجتناب اختیار کریں۔ اللہ تعالےٰ اپنے مظلوم و مطہر بندوں کے لئے بہت غیور ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام میں ہمارے ساتھ شریک ہیں اگر کوئی مسئلہ سمجھ نہ آئے یا سنجیدگی سے کوئی اختلاف ہو۔ تو وہ اور بات ہے۔ مگر کیا آپ کے دل مان سکتے ہیں کہ ڈاکٹر غلام محمد صاحب نے جو طریق گفتگو اہل ربوہ سے خطاب میں کیا ہے یہ کسی غلط فہمی پر مبنی ہے؟ ہم تو معاملہ کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

ڈاکٹر صاحب کے تتمہ پر نظر

سطور بالا لکھی جا چکی تھیں کہ یکم مئی ۵۷ء کا پیغام صلح آ گیا اس میں ڈاکٹر غلام محمد صاحب کے مضمون کو دوبارہ بطور ضمیمہ شائع کیا گیا ہے۔ مضمون کے آخر میں ڈاکٹر صاحب نے ایک تتمہ بڑھا دیا ہے۔ اس میں پھر اپنی باتوں کو دوہرا کر لکھتے ہیں:۔

"اب یہ ہر سہ امور خود میاں صاحب سے تعلق رکھتے ہیں اور وہی ان کا جواب دے سکتے ہیں کوئی دوسرا ان کی جگہ سینہ سپر نہیں ہو سکتا یوں بھی میاں صاحب کی پوزیشن بسبب ان کے دعاوی کے ایک پبلک مین کی ہے۔ اور ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ وہ ان کے افعال پر تنقید کرے۔ اور ان کو پرکھے۔ اور ان کا فرض ہے کہ وہ اپنی پوزیشن صاف کریں"

ہمارے نزدیک ڈاکٹر صاحب نے یہ گریز کی راہ اختیار کی ہے۔ جب انہوں نے اہل ربوہ سے خطاب کیا ہے۔ تو اہل ربوہ میں سے ہر ایک کو اس خطاب کا جواب دینے کا حق ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو نفس جواب پر غور کرنا چاہیئے اگر حضرت امام جماعت احمدیہ کے "پبلک مین" ہونے کے باعث ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ ان پر تنقید کرے۔ تو اسی اصول کی بناء پر کی گئی غلط تنقید کی تردید کرنیکا بھی ہر ایک کو حق حاصل ہے۔ یہ کتنی غیر معقول بات ہے۔ کہ تنقید تو ہر شخص کر سکے۔ مگر تردید تنقید صرف ایک شخص ہی کر سکتا ہے۔

ہمارے جوابات میں ڈاکٹر صاحب کے ہر الزام کا جواب خود حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ کے قلم سے درج ہے۔ اب ڈاکٹر صاحب کیا عذر تراشیں گے؟

ڈاکٹر غلام محمد صاحب تتمہ کے آخر میں لکھتے ہیں:۔

"بالآخر اہل ربوہ سے درخواست ہے۔ کہ وہ احمدیت کی روایات کو قائم رکھیں اور رکیک تاویلات اور اور تلبیس و دشنام طرازی سے پرہیز کریں خود وہ ہتھکنڈے نہ برتیں جو مخالفین سلسلہ نے سلسلہ حقہ کے خلاف استعمال کئے ہیں۔ حق و باطل میں فیصلہ کرنے کے لئے تمسک بالقرآن اور منہاج نبوت کو سامنے رکھنا چاہیئے"!

اہل ربوہ حیران ہیں۔ کہ ڈاکٹر غلام محمد صاحب کے قلم سے یہ باتیں کس طرح مناسب ہیں۔ جن کا مضمون سراسر "تلبیس و دشنام طرازی" کا مرقع ہے۔ جنہوں نے مخالفین سلسلہ کے قدم پر قدم رکھا ہے اور اپنے سارے مضمون میں "تمسک بالقرآن اور منہاج نبوت" کی ایک مثال بھی پیش نہیں کی شاید ڈاکٹر صاحب کو آیت قرآنی لِمَ تقولون ما لا تفعلون یاد نہیں۔ بایں ہمہ ہم غیر مبایعین کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم نے احمدیت کی روایات کو قائم رکھا ہے۔ اور ہمیشہ رکھیں گے ہم حق و باطل کا فیصلہ قرآن مجید اور منہاج نبوت سے کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے ان بچھڑے بھائیوں کو بھی راہ حق کے قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

آخری گذارش

غیر مبائع بھائیو! آپ لوگ سلسلہ احمدیہ کے افراد ہیں۔ آپ پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے بہت بڑی ذمہ داری ہے اس زمانہ میں اسلام کو اس کی اصلی صورت میں پیش کرنا جماعت احمدیہ کا کام ہے۔ اس کے صحیح عقائد اور اخلاق کا نمونہ دکھانا جماعت کی ذمہ داری ہے آپ بھی جماعت احمدیہ کی طرف منسوب ہیں۔ آپ کو جماعت احمدیہ قادیان سے چند امور میں اختلاف ہے۔ آپ چاہیں تو اس اختلاف کو بڑھا دیں کہ پھر آپ کے ہم سے ملنے کی راہ باقی نہ رہے اور اگر آپ چاہیں تو ان امور کو بآسانی طے کیا جا سکتا ہے۔ میں آپ سے یہ گذارش نہیں کرتا کہ آپ اختلاف کو یونہی چھوڑ دیں۔ میری صرف اتنی درخواست ہے کہ اس اختلاف کو اس کی محدود حدود کے اندر رکھا جائے۔ اور اس کو نپٹانے کے لئے دلیل و برہان سے کام لیا جائے۔ میری صرف اتنی گزارش ہے کہ آپ مسائل کے اختلاف کو ذاتیات یا گالی گلوچ کا ذریعہ نہ بنائیں۔ آخر دنیا میں دو مختلف خیال کے لوگ جادلہم بالتی ھی احسن کا نمونہ قائم کرنے والے بھی ہونے چاہئیں۔ میں اسی گذارش پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

خاکسار:۔

ابوالعطاء جالندھری

۷/۵/۱۹۵۷ء

تحریک جدید کا وعدہ کرنیوالا ہر احمدی پوری کوشش کرے کہ اس کا وعدہ دس جون کی شام تک مرکز میں سو فیصدی داخل ہو جائے۔

(وکیل المال)

درخواست دعا

میں نے اس سال منشی فاضل کا امتحان دیا ہے۔ احباب میری نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرما دیں۔

خاکسار: ملک عطاء اللہ خاں محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

تائید و نصرتِ الٰہی، اتحاد و اخوت، مرکزیت اور اسلام کی سربلندی خلافت کے ساتھ وابستہ ہے

یومِ خلافت کے عظیم الشان جلسے میں علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

(۲)

ضرورت و برکات خلافت

مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے بعد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ فلسطین نے ضرورت و برکات خلافت کے موضوع پر تقریر کی آپ نے قرآن مجید اور احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ثابت کیا کہ خدا تعالیٰ نے انبیاء اور اس کے خلفاء کے ذریعہ تعالیٰ کی صفات کا ظہور ہوتا ہے اور ان کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کے قابل ہوتے ہیں۔ آپ نے متعدد آیات قرآنی سے استنباط کرتے ہوئے اس امر کو وضاحت سے بیان کیا کہ دنیا کو آستانۂ الوہیت پر گرانے اور لوگوں کو خدائی صفات کا مظہر بنانے کے لئے دنیا میں خلافت کا قیام اور اس کا اجراء نہایت ضروری ہے۔ سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا ویسے بھی طبعاً لوگ اس امر کے محتاج ہیں کہ ان کا کوئی پیشوا اور امام ہو۔ اور وہ اس کی اقتداء میں ان ذمہ داریوں کو ادا کریں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر عائد ہوتی ہیں۔ چنانچہ انسانوں کی اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ امامت اور خلافت کے انعام کو ان کی اولاد اور نسل میں چلائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا قبول کرتے ہوئے انہیں بشارت دی کہ امامت اور خلافت کا سلسلہ ان کی اولاد اور نسل میں جاری رہے گا۔ اور جو اس کا انکار کرے گا۔ وہ ظالم اور خدا تعالیٰ کا نافرمان قرار پائے گا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے مکرم چوہدری صاحب نے فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اس امر پر شاہد ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی اور مسلمان پھر ایک ہاتھ اور ایک مرکز پر جمع ہو کر خدا تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اختیار کریں گے۔ یہ چیز بتاتی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صدر اول میں جس طرح خلافت کا سلسلہ قائم ہوا تھا۔ آخری زمانہ میں یہ سلسلہ ایک دفعہ پھر قائم ہوگا اور اس کے ذریعہ سے دین کو تمکنت حاصل ہوگی چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد امت کا پہلا اجماع اس بات پر ہوا کہ آپ کی وفات کے بعد خلافت قائم کی جائے اسی طرح دور ثانی میں جری اللہ فی حلل الانبیاء کی وفات کے بعد بھی آپ کی جماعت کا اجماع خلافت کے قیام پر ہی ہوا اور حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کامل اتفاق رائے سے خلیفۃ المسیح اول منتخب ہوئے پہلے اجماع کے وقت بھی بعض انصار کی طرف سے یہ آواز اٹھی تھی کہ دو خلیفہ ہوں۔ ایک انصار میں سے اور ایک مہاجرین میں سے اور دوسرے اجماع کے بعد بھی جماعت احمدیہ کے بعض افراد نے یہ آواز اٹھائی کہ ایک شخص کی بجائے خلافت کئی لوگوں پر مشتمل ہونی چاہیئے۔ چنانچہ خلیفہ کی بجائے صدر انجمن کی جانشینی کا شاخسانہ کھڑا کیا گیا لیکن جس طرح عہد اول میں کئی خلیفے مقرر کرنے کی تجویز خلاف منشاء اسلام ہونے کی وجہ سے مسترد کر دی گئی۔ اسی طرح جماعت احمدیہ نے صدر انجمن کو حضرت مسیح موعودؑ کا جانشین بنانے کی تجویز کو تسلیم نہیں کیا۔ اور جس طرح صحابہ کرامؓ صرف ایک ہی ہاتھ پر جمع ہوئے تھے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ بھی ایک ہاتھ پر جمع ہوئی اور اس نے ہمیشہ کے لئے یہ فیصلہ کیا کہ وہ خلافت کے بابرکت نظام کے ساتھ وابستہ ہو کر ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے گی۔

خلافت کی برکات کے ضمن میں آپ نے فرمایا۔ کہ جماعت احمدیہ کی گذشتہ پچاس سال کی تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ تائید و نصرت الٰہی اتحاد و اخوت مرکزیت اور اسلام کی سربلندی خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر جماعت ایک مرکز پر قائم ہے۔ اس میں اتحاد و اخوت ہے اگر اسے الٰہی تائید و نصرت حاصل ہے اگر اس کے ذریعہ سے اطراف و جوانب عالم میں اسلام کی اشاعت اور اس کی تبلیغ کا فریضہ ادا ہو رہا ہے۔ تو یہ سب خلافت کی بدولت ہے اور اس کی عظیم الشان برکتوں کا ہی کرشمہ ہے

جماعت احمدیہ میں خلافت کے بابرکت نظام کا قیام

بعد ازاں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی تصنیف "سلسلہ احمدیہ" میں سے وہ حصہ پڑھ کر سنایا جو جماعت احمدیہ میں خلافت کے بابرکت نظام کے قیام سے متعلق ہے۔ جس میں خلافت کے نظام جماعت احمدیہ میں خلیفہ اول کے انتخاب اور ان لوگوں کی روش پر جنہوں نے بعد میں جماعت کے اندر انشقاق کا بیج بونے کی کوشش کی نہایت لطیف پیرائے میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

خلافت اولیٰ کے زمانہ میں اہل پیغام کی ریشہ دوانیاں

بعدہٗ محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اصلاح و ارشاد نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے خلافت اولیٰ کے زمانہ میں اہل پیغام کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں پر روشنی ڈالی۔ دوران تقریر میں آپ نے اس امر کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوگ خلافت کے نظام اور جماعت کی مرکزیت کو ختم کرنے پر تلے ہوئے تھے اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے انہوں نے ریشہ دوانیوں اور سازشوں کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ ان میں سے ایک بات یہ تھی کہ انہوں نے جمہوریت کا ڈھنڈورا پیٹ کر یہ ظاہر کرنا شروع کیا کہ شخصی خلافت کو جمہوریت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ اور اب چونکہ زمانے کے حالات بدل چکے ہیں اور ہر جگہ ڈیموکریسی کا چرچا ہے اسلئے شخصی خلافت نہیں چل سکتی۔ اس سے فائدہ ہونے کی بجائے الٹا نقصان ہوگا۔ اور تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام ختم ہو کر رہ جائے گا۔ ان کا یہ پراپیگنڈا محض ایک دھوکا تھا اور وہ بھی انتہائی خطرناک۔ نہ یہ بات درست تھی کہ خلافت میں جمہوریت کا سرے سے کوئی دخل ہی نہیں۔ اور نہ یہ بات درست تھی کہ یہ لوگ خلافت کو ختم کر کے فی الواقعہ جماعت میں کوئی جمہوری نظام قائم کرنا چاہتے تھے یہ اس خلافت کو ختم کر کے جس میں اپنی تعریف کے ماتحت ممبران جماعت خلیفہ کو منتخب کرتے ہیں۔ جماعت پر جو نظام ٹھونسنا چاہتے تھے۔ وہ ہرگز کوئی جمہوری نظام نہ تھا بلکہ وہ مغربی جمہوریت کے نام پر Oligarchy کو یعنی ایسا نظام جس میں تمام اختیار کسی ایک فرد کے ہاتھ میں نہیں بلکہ چند بڑے بڑے نوابوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اور وہ اپنی اپنی مصلحت اور مفاد کی خاطر ان اختیارات کو استعمال کرتے ہیں۔ (وہ جماعت میں رائج کرنا چاہتے تھے۔ کیونکہ یہ کسی منتخب شدہ خلیفہ کی بجائے صدر انجمن کے ممبران کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین قرار دینا چاہتے تھے اور اس بات کے متمنی تھے کہ ان کو ہی جملہ اختیارات حاصل ہوں۔ مغربی جمہوریت سے لے کر شخصی مطلق العنانی تک جس میں کسی مرحلہ پر بھی عوام کی رائے معلوم کرنے یا کسی مقررہ قاعدے اور قانون کی پابندی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ دنیا میں بہت سے نظام قائم ہیں۔ ان کے بارے میں نظام ہائے حکومت کے ماہروں اور تاریخ دانوں کی یہ متفقہ رائے ہے کہ ان سب میں Oligarchy بدترین قسم کے نظام پر دلالت کرتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں بالآخر قوم تباہ ہو جاتی ہے اور سارا نظام درہم برہم ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ پھر جمہوریت کے یہ نام نہاد علمبردار جماعت پر اسلامی خلافت کی بجائے جس قسم کا نظام ٹھونسنا چاہتے تھے۔ اس کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ ان لوگوں کی سکیم یہ تھی کہ صدر انجمن جس ممبر کو چاہے ہٹا دے۔ اور اس کی جگہ کسی دوسرے ممبر کو خود ہی مقرر کرلے۔ حالانکہ خود یہ لوگ منتخب شدہ نہ تھے۔ ظاہر ہے کہ وہ خلافت کے اسلامی نظام سے جماعت کو محروم کر کے Oligarchy جیسا بدترین نظام قائم کرنا چاہتے تھے۔ اور دھوکہ

(باقی صفحہ ۵ پر)

"یومِ خلافت" کی بابرکت تقریب پر مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

لائل پور

مورخہ ۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ لائل پور میں جلسۂ یوم خلافت زیر صدارت شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائل پور منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم قریشی محمد صادق صاحب بنگالی نے کی۔ اور نظمیں چوہدری بشیر احمد صاحب اور عاجز راقم نے پڑھیں۔ پھر ذیل کے احباب نے بالترتیب تقاریر کیں۔

شیخ محمد اکرم صاحب نے خلافت حقہ اسلامیہ کی ضرورت پر تقریر کی۔ جناب چوہدری غلام دستگیر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے حقیقی جانشین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صدر انجمن احمدیہ ہے یا شخصی خلافت" کے موضوع پر تقریر کی۔ چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ نائب امیر نے خلافت کی برکات کو واضح کیا۔ ڈاکٹر شاہنواز صاحب سلطھو آفیسر لائلپور نے خلافت اسلامیہ کی صحیح پوزیشن پر روشنی ڈالی۔ عاجز راقم نے قرآن مجید سے اور حضور کی کتاب شہادۃ القرآن سے ایک اقتباس پڑھ کر بتایا کہ خلافت اسلامیہ صرف ۳۰ سال تک نہیں۔ بلکہ قیامت تک دائمی چلتی چلی جائے گی۔

صدر صاحب نے قریباً ½ گھنٹہ تک اس امر پر روشنی ڈالی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے دوسرے دن ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو کس طرح اللہ تعالےٰ نے اپنی خاص نصرت سے حضرت علامہ حاجی حافظ مولوی نورالدین صاحب کو آپ کا خلیفۂ اول مقرر کیا۔ اور لاہور کے ان اکابرین کو ان کے حکم کے آگے جھکایا جلسہ قریباً دو گھنٹے تک جاری رہا۔ اور دعا پر ختم ہوا۔ قریشی محمد حنیف قمر ٹیلر سیکرٹری اصلاح وارشاد لائلپور

ڈیرہ غازیخان

۲۷ مئی کو بعد نماز عشاء بوقت ۹ بجے تا ۱۱ بجے مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخان جلسہ منعقد ہوا جس میں جماعت کے مرد و زن کثرت سے شریک ہوئے آغاز کارروائی تلاوت سورۂ نور سے ہوئی۔ جو کہ سید احمد علی شاہ صاحب مولوی فاضل مربی سلسلہ نے کی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں خلافت کی اہمیت واضح کی۔ اس کے بعد ملک عزیز محمد صاحب وکیل بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر آپ کی وصیت کے مطابق کل جماعت نے حضرت مولوی نورالدین صاحب کو خلیفہ اول تسلیم کر کے خلافت کی ضرورت کی عملاً تصدیق کر دی اور یہ کہ خلافت کی برکت سے ہی جماعت احمدیہ وہ واحد جماعت ہے جو دنیا کے کونے کونے میں تبلیغ اسلام کے اہم ترین فریضے کو ادا کرنے میں ہمہ تن مصروف ہے۔

سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ نے قریباً پون گھنٹہ تک قیام خلافت کے بارہ میں ٹھوس دلائل پیش فرمائے۔ اس کے بعد خاکسار نے الفضل کا ایڈیٹوریل بعنوان "۲۷ مئی" پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد پھر امیر صاحب نے بھی نظام خلافت کے متعلق بڑے مفصل دلائل پیش فرمائے۔ ہمارا یہ اجلاس پونے دو گھنٹے کی نشست کے بعد ٹھیک ۱۱ بجے اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار منصور احمد ظفر
سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان

وزیر آباد

۲۷ مئی بعد نماز مغرب زیر صدارت گیانی واحد حسین صاحب جلسہ یوم خلافت کامیابی سے ہوا جس میں ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب خاکسار اور میاں غلام احمد صاحب نے تقاریر کیں اور مضمون پڑھ کر سنائے گیانی صاحب نے تقریباً پون گھنٹہ برکات خلافت پر تقریر کی۔ اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم کیا۔ مستورات بھی شامل ہوئیں۔
سیکرٹری اصلاح وارشاد وزیر آباد

جڑانوالہ

جلسہ یوم خلافت ۲۷ مئی بعد نماز عصر زیر صدارت ڈاکٹر محمد انور صاحب منعقد ہوا۔ خاکسار نے "مقام خلافت" پر تقریر کی۔ جناب سفری صاحب نے نظم پڑھی۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب نے اہمیت خلافت پر تقریر فرمائی۔ بعدہ مولوی نفیر احمد صاحب بی اے جناب ڈاکٹر محمد انور صاحب نے تقریریں فرمائیں جلسہ دعا پر ختم ہوا۔
خاکسار بدرالدین سیکرٹری اصلاح وارشاد جڑانوالہ

ٹوبہ ٹیک سنگھ

مسجد احمدیہ میں یوم خلافت کی تقریب پر جلسہ ہوا۔ تلاوت امام الصلوٰۃ صاحب نے کی۔ خاکسار نے خلافت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی ضلع لائل پور نے خلافت کے موضوع پر جامع تقریر فرمائی۔ اور واقعات بیان کر کے یہ ثابت کیا۔ کہ منکرین خلافت ہمیشہ ناکام رہے۔ اور نظام خلافت کی برکت سے جماعت ہمیشہ ترقی کی راہ پر گامزن رہی۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ منشی مہردین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ

علی پور ضلع مظفر گڑھ

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۵۷ء کو یوم خلافت کا جلسہ زیر صدارت مولوی نور محمد صاحب ادوریسر پنشنر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ علی پور (گھلواں) کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم چوہدری سردار محمد صاحب نے کی۔ اور نظم محمود کی آمین "در ثمین" سے چوہدری نورالدین صاحب نے پڑھی منشی محمد مستقیم صاحب سنوری نے قیام خلافت کی اہمیت۔ قرآن کریم۔ احادیث۔ تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اقوال حضرت حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول سے واضح کی۔ بعدازاں صدر صاحب نے تقریر فرمائی۔ اور خلافت کی برکات بیان کیں
عبداللطیف، قائد خدام الاحمدیہ علی پور

چھور چک ۱۷ ضلع شیخوپورہ

مورخہ ۲۷ مئی کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت ڈاکٹر غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ جلسہ خلافت منعقد ہوا۔ اولین طور پر تلاوت ماسٹر سید علی صاحب نے کی۔ اس کے بعد ماسٹر فضل کریم صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک نظم پڑھی۔ ماسٹر فضل کریم صاحب نے خلافت کے متعلق ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھ کر سنائے پھر چوہدری صغیر احمد صاحب نے الفضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کی تقریر متعلقہ خلافت پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔
خاکسار محمد ابراہیم شاد سیکرٹری
جماعت احمدیہ چک چھور

چونڈہ

مورخہ ۲۷ ۵ بعد از نماز مغرب مسجد احمدیہ چونڈہ میں زیر صدارت ماسٹر رشید احمد صاحب یوم خلافت کا جلسہ ہوا

مولوی محمود احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی ہدایت اللہ صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی مدح میں ایک نظم پڑھی۔ پھر صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔

(۱) مولوی محمود احمد صاحب نے آیت استخلاف سے واضح کیا کہ خلافت کی نعمت صرف صالحین مومنین کو عطا ہوتی ہے (۲) عزیز مولا بخش نے ایک نظم پڑھی (۳) ملک محمد شفیع صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مقامی نے خلافت کی ضرورت اور برکات پر تقریر کی اور خلافت کی مخالفت کا پس منظر پیش کیا (۴) عزیز ہدایت اللہ صاحب نے ایک نظم پیش کی۔ (۵) آخر میں صاحب صدر نے جماعت احمدیہ میں خلافت کی برکات اور ضرورت پر مختصر روشنی ڈالی اور آئندہ انتخاب خلافت کے متعلق جو ریزولیوشن مجلس شوریٰ نے پاس کیا ہے مفصل طور پر بیان کیا۔ اور حضرت امیر المومنین کے عہد میں جن برکات سے جماعت احمدیہ متمتع ہوئی ہے انہیں بیان کیا۔

آخر میں حضرت امیر المومنین کی درازیٔ عمر اور سلسلہ کی ترقی کے لئے دعا کی گئی۔

محمد شفیع پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

عہدہ داران مال کی خدمت میں ضروری گذارش

انسپکٹران بیت المال کی رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ بعض جماعتیں چندہ جات کا حساب مرکز کے منظور کردہ رجسٹروں یعنی کھاتہ اور روزنامچہ پر نہیں رکھتیں۔ حالانکہ جب تک آمد و خرچ کا حساب روزنامچہ پر نہ رکھا جائے اس وقت تک حساب کی صحت کے بارہ میں تسلی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح جب تک وصولیوں کا حساب انفرادی کھاتوں میں نہ رکھا جائے کوئی مقامی جماعت کسی فرد کے ذمہ بقایا کی صحیح تعیین نہیں کر سکتی۔ پس نہ صرف کام کو عمدگی سے چلانے کے لئے ان ہر دو رجسٹروں کے اندراجات مکمل رکھنے ضروری ہیں بلکہ ہر اس شخص کی ذاتی حفاظت کے لئے جس کے ہاتھ میں سلسلہ کا مال آتا ہے یہ لازمی اور لابدی ہے کہ سلسلہ کے منظور کردہ رجسٹروں پر باقاعدہ حساب رکھا جائے۔ امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ روزنامچہ کا باقاعدہ معائنہ کیا کریں اور تسلی کر لیا کریں کہ ان کی جماعت کی آمد و خرچ کا باقاعدہ حساب رکھا جاتا ہے پس اس اعلان کے ذریعہ تمام جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے التماس ہے کہ وہ ۱۵ جون ۱۹۵۷ء سے پہلے اس امر کی تصدیق بھجوا دیں۔

(۱) آمد و خرچ کا حساب مرکز کے منظور کردہ روزنامچہ پر رکھا جاتا ہے۔

(۲) انفرادی کھاتہ جات مکمل کئے جاتے ہیں اور

(۳) خود امیر یا پریذیڈنٹ صاحب ہر ماہ حسابات کا معائنہ کر کے روزنامچہ پر اپنے دستخط ثبت کرتے ہیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

فہرستیں جلد بھجوائیے

اب تک ذیل کی مجالس کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر کے امتحان میں شامل ہونے والے خدام کی فہرست وصول ہوئی ہیں۔ بقیہ مجالس کو جلد اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنی فہرستیں ایک ہفتہ کے اندر اندر مرکز میں بھجوا دیں۔

نمبر شمار	نام مجلس
۱	وزیر آباد
۲	کوئٹہ
۳	کیمبل پور
۴	نوکوٹ (تھرپارکر)
۵	دھرم پورہ۔ لاہور
۶	احمد نگر
۷	چک ۵ درکھانہ۔ ملتان
۸	سرگودھا
۹	دانہ زیدکا (سیالکوٹ)
۱۰	چک ۶۵ (رحیم یار خاں)
۱۱	بھاکا بھٹیاں (گوجرانوالہ)
۱۲	چک ۹۹ شمالی (سرگودھا)
۱۳	چک جمال
۱۴	پشاور شہر
۱۵	کوہاٹ
۱۶	کرتو
۱۷	چک ۱۶۳
۱۸	ڈیرہ غازی خاں
۱۹	جہلم
۲۰	اوکاڑہ
۲۱	ربوہ
۲۲	ریٹ آباد
۲۳	ڈرگ روڈ کراچی
۲۴	تھرگراسی
۲۵	محمود آباد
۲۶	پیرکوٹ ثانی
۲۷	سیالکوٹ
۲۸	رسالپور چھاؤنی
۲۹	راولپنڈی
۳۰	کراچی
۳۱	چنیوٹ
۳۲	خوشاب
۳۳	جوہر آباد تھل
۳۴	جنڈانوالہ
۳۵	ملتان
۳۶	حافظ آباد
۳۷	بدین
۳۸	گکھڑ
۳۹	چک چٹھہ ڈوہرانوالہ
۴۰	لاہور
۴۱	دینا پور
۴۲	گنج مغلپورہ لاہور
۴۳	نوابشاہ (سندھ)
۴۴	کنری (سندھ)
۴۵	فیروز والہ
۴۶	بنوں
۴۷	گجرات

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

مجلس کی کارگذاری کی ماہانہ رپورٹ بھجوانا نہایت ضروری ہے

اس وقت دفتر مرکزیہ میں بہت ہی کم مجالس کی طرف سے ماہانہ رپورٹیں آ رہی ہیں بہت سی مجالس اپنے ہاں ضرور کام کر رہی ہیں لیکن رپورٹ بھجوانے میں سستی کرتی ہیں، جس کی وجہ سے مرکزی دفتر کو معلوم نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے کیا کام کیا ہے۔ رپورٹ کا ہر ماہ کی دس تاریخ تک دفتر میں آنا بہت ضروری ہے۔ اب جبکہ مئی کا مہینہ ختم ہو رہا ہے، اس وقت تک صرف مندرجہ ذیل مجالس کی طرف سے ماہ اپریل ۵۷ء کی رپورٹیں آئی ہیں۔

چک ۲۷۰ الف۔ احمد نگر۔ کرونڈی۔ کوئٹہ۔ سعد اللہ پور۔ نصرت آباد اسٹیٹ۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ گرمولا ورکاں۔ جوہر آباد۔ کیمبل پور۔ جہلم۔ لائلپور۔ ضلع سیالکوٹ ربوہ۔ ڈیرہ غازی خاں۔ ملتان چھاؤنی۔ راولپنڈی۔ لیہ۔ ننکانہ۔ دانہ زیدکا بستی مندرانی گوجرانوالہ۔

کل بائیس مجالس کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ یہ تعداد خوشکن نہیں۔ بقیہ مجالس بھی اس طرف توجہ کریں۔ جب مجالس اپنی رپورٹیں نہیں بھجوائیں گی تو مرکز کو ان کے کام کے متعلق کس طرح پتہ چلے گا۔ اور مرکزی دفتر ان کی رہنمائی کس طرح کر سکے گا۔ پس جملہ مجالس توجہ فرمائیں۔ رپورٹیں مطبوعہ فارم پر بھجوائیں اور ۱۰ تاریخ تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیا کریں۔ جزاکم اللہ

نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

چوہدری احمد الدین صاحب وکیل گجرات کی وفات

میرے والد محترم قبلہ چوہدری احمد الدین صاحب وکیل گجرات بتاریخ ۲۴/۵/۵۷ بروز جمعہ اس جہان فانی سے کوچ کر کے داعی اجل کو لبیک کہہ گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قبلہ والد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے سن بیعت ۱۹۰۵ء تھا۔ عرصہ دراز تک گجرات کی جماعت کے امیر رہے احباب مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

بشیر احمد بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ ریلوے روڈ۔ گجرات

تبدیلی ایڈریس

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم شیخ رشید احمد صاحب مبلغ ڈچ گیانا کا آئندہ پتہ حسب ذیل ہوگا۔ احباب پہلے ایڈریس کی بجائے اب اس نئے ایڈریس پر خط و کتابت فرمائیں۔

S. R. Ahmad H. A.
Chistoffal Kersten Street 104
Para Mari Bo = Suriname. D.G./S. America

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے والد صاحب محترم چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ غلام نبی کلرک دفتر الفضل۔ ربوہ

(۲) عزیزہ ریاض فرید بوجہ اسہال و الٹیوں کے سخت کمزور و لاغر ہو چکا ہے اور عزیزی امۃ الحی اڑھائی ماہ سے کالی کھانسی میں مبتلا ہے۔ احباب کرام ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی۔

(۳) میرے بڑے لڑکے نے امسال الف۔ اے کا اور بچی نے مڈل کا امتحان دیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے حضور کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خیر محمد احمدی دوکاندار ڈیرہ غازیخاں

( ) میرا لڑکا عبد الغفور زاہد امسال میڈیکل کالج میں تھرڈ ایئر کا امتحان دے رہا ہے احباب کرام کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عبد الرحمن بنڈی چری ضلع شیخوپورہ

(۴) میری بڑی ہمشیرہ تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ علالت تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ قارئین الفضل سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمشیرہ محترمہ کو شفا عطا فرمائے۔ سید محمد داؤد پاکستان پٹرولیم لمیٹڈ سوئی کشمور

پائیدار امن کے لئے نہری پانی کے مسئلہ کا حل انتہائی ضروری ہے

نہری پانی کا مسئلہ سوا چار کروڑ افراد کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے (جاپانی اخبار)

ٹوکیو ۳۰ مئی۔ جاپان کے ایک اخبار "ٹرانس ایشیا نیوز" کے نامہ نگار مسٹر نارمالی ہارجن نے جو کچھ عرصہ پہلے پاکستان کا دورہ کر چکے ہیں۔ لکھا ہے مغربی پاکستان کے نہری پانی کا مسئلہ چار کروڑ بیس لاکھ اشخاص کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے اور جنوب مشرقی ایشیا میں پائیدار امن کے لئے اس تنازعہ کا حل انتہائی ضروری ہے۔

نامہ نگار نے لکھا ہے۔ اس تنازعہ کو ایک سے زائد مصنف اور سفیر محتاط الفاظ میں خالصتاً ڈائنامیٹ یا پنجاب کا بارود کا پیپا کہہ چکے ہیں۔ مسئلہ کشمیر پر پاک ہند تنازعہ کے متعلق جوش و خروش اور دوسرے مسائل کے زیر بحث آنے کے پیش نظر اصل تنازعہ (نہری پانی) ابھی تک حل طلب ہے اور اگر اس سلسلہ میں جلد بجز بغیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا گیا تو یہ ایک بم کی طرح پھٹ جائے گا۔

مسٹر ہارمن نے لکھا ہے۔ برصغیر پاک و ہند کے کچھ حصوں کا حال ہی میں دورہ کرنے کے بعد مجھے یہ معلوم کر کے تعجب ہوا کہ جہاں مسئلہ کشمیر کو ان ملکوں کے تمام باشندے انتہائی اہمیت دیتے ہیں۔ وہاں بہت کم لوگ سندھ کے طاس کے خطرہ سے آگاہ ہیں

پاکستان میں بھی صحیح صورت حال کا احساس اسی وقت ہوا جبکہ ملک کو قحط کا سامنا کرنا پڑا۔ اور امریکہ سے کئی لاکھ ٹن گیہوں کی درآمد کی درخواست کرنی پڑی تھی۔ ابھی تک اس بارے میں وسیع پیمانے پر خوف و ہراس پایا جاتا ہے کہ اگر ہندوستان نے دریائے ستلج کے پانی کا رخ موڑ دیا تو مغربی پاکستان کی کپاس اور گیہوں کی پیداوار کا تقریباً ساٹھ کروڑ ایکڑ علاقہ صحرا میں تبدیل ہو جائے گا۔

نہری پانی کا تنازعہ پاکستان کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ بنا ہوا ہے اور اس کا فوری منصفانہ حل جنوب مشرقی ایشیا کے پائیدار امن کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ ۵۴-۱۹۵۳ء میں جب پاکستان کے لاکھوں باشندوں کو قحط کا خطرہ پیش ہوا تو ہندوستان نے آب پاشی کے پانی کا پچاس فیصد حصہ روک لیا جو کہ گذشتہ معاہدوں کے تحت پاکستان کو واجب الادا تھا۔ ہندوستان کی یقین دہانیوں کے باوجود اس سال بارشوں کی کمی کے باعث دریاؤں میں پانی کم آ رہا ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ نہری پانی میں ایسی شدید کمی کے عرصہ کے دوران پاکستان کے مسلسل بھوکے لاکھوں افراد کی غذائی ضروریات پوری نہیں ہو سکتیں۔ آب پاشی کی وجہ سے پاکستان کا تین کروڑ ایکڑ سے زائد صحرائی علاقہ زرخیز اور اناج کی پیداوار کے علاقہ میں تبدیل ہو چکا ہے۔

آب پاشی کے بغیر یہ علاقہ فوراً صحرا میں تبدیل ہو جائے گا۔ اور لوگ تباہ ہو جائیں گے۔ طاس کے اندر آٹھ کروڑ چھبیس لاکھ ایکڑ اراضی میں نوے فیصد سے زائد اراضی پاکستان میں ہے اور باقی قریباً دس فیصد اراضی ہندوستان میں ہے۔

ایک پریشان پاکستانی افسر کے مطابق ہندوستان طاس کے دریاؤں سے سیراب ہونے والے تین کروڑ ۶۵ لاکھ ایکڑ اراضی کی نسبت میں اضافہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے سندھ کے طاس کے تمام دریاؤں میں پانی کا سالانہ نکاس سولہ کروڑ ایکڑ فٹ ہے جو دریائے نیل سے دگنا اور امریکہ میں دریائے کولوراڈو سے دس گنا زیادہ بنتا ہے

حکومت پاکستان کے افسروں کا کہنا ہے کہ ہندوستان میں کئی اور دریا ہیں جہاں سے آب پاشی کے لئے پانی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ہندوستان جن علاقوں کو سیراب کرنے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ گنگا اور جمنا کے دریا انہیں آسانی سے سیراب کر سکتے ہیں۔ ان دونوں دریاؤں میں پانی کا سالانہ نکاس چالیس کروڑ فٹ ایکڑ ہے جو سندھ کے طاس میں تمام دریاؤں کے پانی سے اڑھائی گنا زیادہ ہے۔ ہندوستان جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے مطابق پاکستان کا حق غصب کرنا چاہتا ہے۔ پاکستان کے ایک افسر نے مجھے بتایا کہ پاکستان اس مسئلہ کا منصفانہ حل چاہتا ہے اور اس کے سوا وہ کوئی اور حل قبول نہیں کرے گا۔

نامہ نگار نے مزید کہا ہے ایک اعلیٰ فوجی افسر کے مطابق صورت حال ایک دوسرے کوریا میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ اگر اس مسئلہ کو مناسب طریق سے حل کیا جائے تو سب کے لئے مناسب پانی مل سکتا ہے ورنہ بہت سے لوگ تباہ ہو جائیں گے۔

پاکستان پر زور طریقے سے کہتا ہے کہ اسے پانی حاصل کرنے کا قانونی حق حاصل ہے اور اسے بھارتی بندوں میں جمع کردہ پانی کا حصہ ملنا چاہئے۔ بہت سے لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر ہندوستان اس مسئلہ کو عالمی عدالت میں پیش کرنے پر رضامند ہو گیا تو عدالت اس کا فیصلہ پاکستان کے حق میں کرے گی۔

ٹرنک کال کی فیس متعین کرنے کا نیا طریق کار

یکم جون سے نئی شرحیں نافذ کر دی جائیں گی

کراچی ۳۰ مئی۔ پاکستان کا محکمہ ڈاک و تار یکم جون سے ٹرنک کال فیس متعین کرنے کے ایک نئے طریق کار پر عملدرآمد شروع کر دے گا

یہ طریق کار اسی انداز کا ہے جو دوسرے ملکوں میں ٹرنک کال کی شرح متعین کرنے کا ہے نتیجہ یہ ہوگا کہ ٹرنک کی سو مختلف فیسوں یعنی ہر ایکسچینج کی ایک علیحدہ شرح کی بجائے صرف پندرہ بنیادی شرحیں ہوں گی۔ ان تبدیلیوں کی تفصیلات مقامی ٹیلیفون کے دفتر سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

یکم جون ۵۷ء سے کراچی اور بعض اہم شہروں کے درمیان ٹرنک کال کی نئی شرح حسب ذیل ہوگی۔

ایبٹ آباد دس روپے۔ بہاولپور چھ روپے۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان آٹھ روپے۔ فورٹ لاک ہارٹ نو روپے۔ گوجرانوالہ نو روپے۔ ہری پور دس روپے۔ جھنگ آٹھ روپے۔ جہلم نو روپے۔ قصور نو روپے۔ لاہور نو روپے۔ لائلپور آٹھ روپے۔ منٹگمری آٹھ روپے۔ ملتان ساڑھے چھ روپے۔ نوشہرہ نو روپے۔ اوکاڑہ آٹھ روپے۔ پشاور نو روپے۔ راولپنڈی نو روپے۔ سیالکوٹ نو روپے۔ حیدرآباد پونے دو روپے۔ خیرپور ساڑھے تین روپے۔ نوابشاہ سوا دو روپے۔ کوئٹہ ساڑھے پانچ روپے۔ رحیم یار خاں پانچ روپے۔ سکھر ساڑھے تین روپے۔ ٹھٹھہ ایک روپیہ چار آنے۔

تجارتی نرخ لاہور مارکیٹ

ماش ۲۹/- تا ۳۳/- روپے۔ مونگ ۲۶/- تا ۲۷/-۔ مسور ۱۴/- تا ۱۷/۸۔ مسور دال ۱۸/۴ تا ۱۸/۱۲۔ چنے ۱۰/۸ تا ۱۲/۱۰ روپے۔ کابلی چنے ۱۲/- تا ۱۶/-۔ منڈی ۱۹/۸ تا ۲۰/-۔ جوار ۱۱/۴ تا ۱۱/۱۲۔ توریہ سرسوں ۲۱/۸ تا ۲۴/۸۔ گندم ۱۳/۸۔ آٹا ۱۲/۱۲ روپے۔ میدہ ۵۷/- تا ۶۴/۸۔ رتا ۴۹/- تا ۵۶/-۔ باسمتی ۲۶/- تا ۳۰/-۔ ادھواڑ ۱۹/- تا ۲۰/-۔ ٹوٹا ۱۶/- تا ۱۷/-۔ پرمل ۲۰/- تا ۲۰/۸۔ موٹے ۱۶/۸ تا ۱۸/-۔ گڑ ۲۲/- تا ۲۶/- روپے۔ شکر ۲۵/- تا ۳۰/-۔ چینی دیسی ۵۴/- تا ۶۰/- روپے من۔

تیل۔ توریہ ۶۵/۸ تا ۶۹/۸ روپے۔ تیل بنولہ ۷۸/- تا ۷۹/-۔ تیل تل ۱۱۰/- تا ۱۱۵/-۔ دیسی گھی ۱۹۷/- تا ۲۰۲/-۔ بناسپتی ۶۱/- تا ۶۲/- روپے ٹین۔

سرخ مرچ ۱۸۰/- تا ۲۲۰/- روپے۔ کالی مرچ ۳۲۵/- تا ۳۴۰/-۔ الائچی ڈوڈہ ۵۹۰/-۔ لونگ ۶۴۵/- روپے۔

عرب تعلقات پر مہلک ضرب ہے

عمان ۳۰ مئی۔ اردن ریڈیو نے کہا ہے کہ اردن کے باشندوں کو شامی فوجوں کے خلاف مشتعل کرنے کے متعلق شام کا بیان دونوں عرب ممالک کے برادرانہ تعلقات پر ایک مہلک ضرب ہے ریڈیو نے مزید کہا کہ شامی فوج کے بدخواہ غاصب گروپ نے اس عرب ملک اور اردن سے اس کے تعلقات کو نقصان پہنچانا شروع کر دیا ہے دریں اثنا اردن کی فوجی کمان نے کہا کہ اسے شامی الزامات کی تردید کی حمایت میں اردن اور دوسرے عرب ملکوں سے ہزاروں پیغامات موصول ہوئے ہیں۔

اردنی سفیر کی برطرفی

عمان ۳۰ مئی اردن کے شاہ حسین نے آج ایک فرمان کے ذریعے چلی میں اردن کے سفیر مسٹر نبیلے بانڈک کو برطرف کر دیا ہے

ایڈنائر آئزن ہاور بات چیت کی اہمیت

واشنگٹن ۳۰ مئی۔ مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈنائر نے کہا ہے کہ صدر آئزن ہاور سے اس ہفتے ان کی بات چیت یورپ اور مغربی جرمنی کے لئے عظیم سیاسی اہمیت کی حامل ہے۔ ڈاکٹر ایڈنائر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے اس سے پہلے صدر اور وائس چانسلر کی بات چیت کے بعد ایک مشترکہ اعلان میں کہا گیا تھا کہ روس سے تخفیف اسلحہ کے متعلق ایک جامع سمجھوتہ سے پیشتر جرمنی کے دوبارہ اتحاد کا مسئلہ حل ہونا چاہئے۔

میٹرک کے امتحان میں نصرت گرلز ہائی سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کا تفصیلی نتیجہ

امسال میٹرک کے امتحان میں نصرت گرلز ہائی سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے جو طالبات اور طلبہ کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کے نام مع حاصل کردہ نمبر درج ذیل ہیں
یاد رہے فرسٹ ڈویژن ۵۱۰ نمبر سے اور سیکنڈ ڈویژن ۳۸۲ نمبر سے شروع ہوتا ہے

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر
۱۹۹۳۸	زاہدہ پروین	۶۸۸
۳۹	علیمہ کشور	۶۲۶
۴۰	طیبہ صدیقہ	۵۸۷
۴۱	عائشہ رحیم	۵۰۶
۴۲	رضیہ صادق	۴۸۲
۴۳	صفیہ شاہدہ	۲۸۵
۴۴	صادقہ محمد صادق	۴۴۱
۴۵	مبارکہ عزیز	۵۴۲
۴۶	ناصرہ تبول	۴۰۲
۴۷	مبارکہ مسرت	۳۶۲
۴۸	حبیب اختر	۲۹۱
۴۹	پروین اختر	۲۹۳
۵۰	منصورہ محمود	۴۵۱
۵۱	زبیدہ انور	۳۳۷
۵۲	صالحہ فردوس	۳۰۵
۵۴	منیر اختر	۴۳۲
۱۹۹۵۵	نسیم اختر	۴۱۹
۵۶	قانتہ	۲۸۱
۵۷	نصرت ہاشمی	۴۹۶
۵۸	صفیہ	۲۹۰
۵۹	سعیدہ شہناز	۵۷۸
۶۰	امۃ الحفیظ دبیلہ	۴۵۰
۶۱	بشریٰ خانم	۴۹۴
۶۲	سکینہ چوہدری	۴۲۹
۶۳	نعیمہ غلام مصطفیٰ	۴۱۸
۶۴	امینہ خالدہ	۴۸۳
۶۵	بشریٰ احمد	۴۵۴
۶۶	امۃ الشکور	۵۳۱
۶۷	امۃ الحفیظ	۳۴۸
۶۸	عائشہ صدیقہ	۵۱۵
۷۰	انیس سلطانہ	۵۳۷
۷۱	امۃ القدوس	۵۱۳
۷۲	حمیدہ بشریٰ	۵۱۱

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر
۲۸۰۰۹	محمد حنیف شاہد	۵۸۴
۱۰	شعیب احمد	۴۸۰
۱۲	صادق علی	۵۱۲
۱۳	محمد عبد الرشید	۶۳۱
۱۴	محمود جمال احمد	۶۱۳
۱۵	نذیر احمد جاوید	۴۰۸
۱۶	فلاح الدین احمد شاہ	۴۳۱
۱۷	بشارت نور ہادی	۴۷۸
۲۰	دوست محمد	۵۰۵
۲۱	اظہر حسین	۴۷۴
۲۲	لطف المنان عمر اُسامہ	۵۵۶
۲۳	ضیاء الرحمٰن جاوید	۵۰۱
۲۴	اشفاق احمد	۵۱۱
۲۷	خلیق اختر چوہدری	۳۶۶
۲۸	انوار الرحمٰن طارق	۴۱۰
۲۹	ادریس احمد شاہین	۴۵۴
۳۰	نعیم احمد چوہدری	۴۵۸
۳۳	محمود مصطفیٰ شمس	۳۷۹
۳۴	مسعود احمد کاہلوں	۳۲۹
۳۵	حبیب اللہ خاں	۴۵۰
۳۶	بشیر احمد باجوہ	۳۸۲
۳۸	طاہر احمد شاہ	۴۷۴
۳۹	محمد منور خاں	۴۱۰
۴۱	منور احمد خاں	۵۰۲
۲۸۰۴۲	نور احمد ناصر	۴۲۴
۴۳	منیر مبارک	۳۷۷
۴۴	محمد یونس	۴۷۵
۴۵	سعید احمد	۵۵۰
۴۶	ہادی احمد	۴۰۷
۴۷	خان محمد	۲۸۵
۴۸	محمد سلیم	۳۱۳
۴۹	لطیف محمد	۵۵۵
۵۱	محمد رفیق	۴۷۰
۵۵	کمال الدین ساجد	۴۸۳
۵۷	برکت اللہ طاہر	۴۳۵
۵۹	حفیظ الرحمٰن	۴۴۵
۶۰	عبد الباسط ناصر	۴۰۳
۶۱	عبد الشکور حامد	۲۵۰
۶۲	عبد الوحید	۴۸۴
۶۵	عبد الشکور رشاد	۳۵۳
۶۶	محمد اسلم جاوید	۴۶۵
۶۷	محمد یعقوب	۵۱۷
۷۰	لطیف احمد اختر	۴۷۴
۷۱	محمد یار جاوید	۴۸۴
۷۲	ظہیر الدین	۳۶۸
۷۳	عبد الحلیم طاہر	۴۷۸
۷۴	شفیق سلطان ناصر	۵۱۴
۷۵	عبد الرزاق	۵۱۲
۲۸۰۷۶	سمیع اللہ ریاض	۵۱۸
۷۷	محمد قاسم خان	۴۸۹
۷۹	عبد الرحیم امجد	۴۷۳
۸۰	منظور احمد کاہلوں	۵۷۹
۸۲	محمد ابراہیم ناز	۴۳۶
۸۵	محمد رشید ظفر	۳۸۸
۸۷	محمد اسمٰعیل وسیم	۵۴۵
۸۸	عبد الکریم	۴۷۴
۸۹	محمود احمد طاہر	۵۷۵
۹۰	عبد الرشید ارشد	۴۰۲
۹۱	محمد ابراہیم	۴۶۹
۹۲	الٰہ بخش	۶۶۰
۹۳	نعیم احمد طاہر	۵۸۸
۹۴	محمد لطیف	۳۹۸
۹۶	مشہود احمد	۴۳۱
۹۷	ارشاد علی	۶۵۵
۹۸	محمد افتخار احمد	۴۶۵
۹۹	مجیب الرحمٰن درد	۵۰۵
۲۸۸۰۰	محمد نعمان افضل	۵۴۴
۲	انعام الحق اختر	۵۶۷
۳	اقبال حسین	۲۹۵
۴	بشیر احمد طاہر	۴۷۵
۵	رشید احمد	۵۳۲
۶	رفیق اللہ	۵۳۱
۷	عبد السلام مبشر	۴۱۹
۹	ہدایت اللہ شاد	۴۹۶
۱۰	بشیر احمد زاہد	۳۸۷
۱۱	غلام رسول مہر	۴۳۲
۱۲	نذیر احمد	۳۲۴
۱۴	عبد اللطیف خان	۴۳۵
۱۶	محمد خورشید	۳۸۶
۱۷	مبشر احمد ملک	۳۶۴
۱۸	خلیق احمد	۴۲۵
۱۹	جلال الدین	۵۲۳
۲۰	صلاح الدین	۴۷۶
۲۱	محمد یوسف	۳۹۹
۲۲	غلام محمد	۴۴۶
۲۳	سراج الحق	۴۲۱
۲۴	حمید اللہ	۵۵۰
۲۵	انس احمد مبشر	۴۷۱
۲۶	کریم اللہ ناصر	۳۳۰
۲۷	ادریس احمد	۵۲۶
۲۸	شجاع الدین	۴۲۰
۲۹	محمد یوسف	۴۷۶
۳۰	مبشر احمد وسیم	۳۷۱
۳۱	عبد اللطیف اسلم	۴۱۵
۳۲	لئیق احمد لائق	۳۸۳
۳۴	صفدر علی	۳۷۸
۳۵	عبد الرشید	۴۳۸
۳۹	سلطان احمد	۴۲۷
۴۰	عبد الوحید ظفر	۶۴۵
۴۱	رضا حسین شاہ	۶۳۹
۴۲	برخوردار توقیر	۵۰۲
۴۳	نذیر احمد احسان	۴۴۲
۴۷	بشیر احمد	۳۵۳
۴۸	محمد صدیق محمود	۳۷۹
۴۹	محمد ارشد قمر	۵۲۰
۵۰	منور علی باجوہ	۳۶۴
۵۱	خلیل احمد کاہلوں	۳۳۵
۵۲	نصر اللہ خاں چٹھہ	۶۰۹
۵۳	محمد حیات پرویز	۵۶۶
۵۴	محبوب احمد	۴۶۹
۵۵	عبد الرؤف	۵۶۳
۵۶	مشتاق احمد چیمہ	۵۰۶
۵۸	منصور احمد ظفر	۴۴۴
۵۹	بشیر احمد نون	۴۱۰
۶۱	محمد طفیل	۳۶۷
۶۲	محمود احمد	۵۱۹
۶۳	ریاض حسین شاہ	۳۹۹
۶۴	منور احمد قمر	۳۸۹
۶۵	مقصود احمد	۵۷۹
۶۶	محمد عظیم شاد	۴۵۷
۶۷	رشید احمد	۴۸۳
۶۹	محمد صدیق	۲۷۰
۷۰	سلیم احمد آفتاب	۳۴۴
۷۱	عبد الحفیظ	۴۶۸
۷۲	عبد الغنی	۴۴۷
۷۳	لطیف احمد طاہر	۳۵۳
۷۵	محمد ارشاد	۴۰۹
۷۸	عبد الوہاب شاد	۳۷۱
۸۰	محمد الدین	۵۴۳
۸۱	محمد یامین انور	۴۶۷
۸۲	محمد یوسف شمیم	۴۴۶
۸۴	محمد لطیف شاہ	۴۲۸
۲۸۸۸۵	بشیر احمد	۵۱۱

علماء سلسلہ کی تقاریر (بقیہ صفحہ ۴)

یہ دیتے تھے کہ وہ جمہوریت کے علمبردار ہیں۔
تقریر جاری رکھتے ہوئے محترم چوہدری صاحب نے فرمایا۔ خلافت کو ختم کرنے کے علاوہ یہ قادیان کی مرکزی حیثیت کو ختم کرنے کے درپے تھے اور ان کا کہنا یہ تھا کہ قادیان چونکہ راستہ سے ہٹ کر الگ تھلگ واقع ہے اس لئے مرکز لاہور یا لندن ہونا چاہئے۔ اگر خدانخواستہ یہ لوگ اپنے عزائم میں کامیاب ہو جاتے تو جماعت کا تمام شیرازہ بکھر جاتا۔ لیکن وہ خدا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو احیائے اسلام کے لئے مبعوث کیا تھا۔ آپ کی قائم کردہ جماعت کا محافظ ہے اس نے لوگوں کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ جماعت میں خلافت اسلامی نظام جو جمہوریت کے نقائص سے پاک ہر دوسرے دنیوی نظام سے بدرجہا بہتر بلکہ بہترین نظام قائم ہوا اور آج ہم اپنی آنکھوں سے اس کی عظیم الشان برکات اور بہترین نتائج کا مشاہدہ کر رہے ہیں